هو الغفور الرحیم

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

الحمد لله والمنه که رساله رد وہابی سے

نصرة المسلمین

فی

الرد علی غیر المقلدین

[illegible] الضالین بہ بہ

تالیف افصح الفصحا ابلغ البلغا حامی دین متین ماحی عقاید ضالین عالیجناب مولانا ابو محمد عبد الغفور خان بہادر متخلص بہ نساخ صاحب زبان ریختہ و فارسی [illegible] مثال [illegible] فیض و شاہد عشرت و سخن شعرا و مرغوب [illegible] اشعار نساخ و گنج تواریخ و قند پارسی و ارمغان [illegible] تواریخ [illegible] نقش [illegible] اصفهانی و ترانہ خامہ و باغ فکر معروف بہ مقطعات نساخ و سوانح عمری الناسخ حسب فرمائش مولوی سید عبد الاحد صاحب متخلص [illegible]

بمطبع حامی الاسلام در دہلی باہتمام

فیض الحسن خان طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد خاکسار عبد الغفور خالدی متخلص بہ نساخ ابن قاضی فقیر محمد مرحوم برادران دینی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ دس بارہ برس کا زمانہ گذرا ایک دن دیوان حکیم محمد مومن خاں دہلوی دیکھ رہا تھا اس میں یہ رباعیاں نظر سے گذریں ٭

مومن

ہر چند نہیں قیاس سے کچھ سروکار
[illegible] جگر ہوا میں بیمار
مے بہرِ دوا پینے کو مفتی کے حضور
تقلید ابو حنیفہ کا ہے اقرار

ولہ

ہے بسکہ محبت رسولِ مختار
مذہب کو میں سوچتا ہوں لیکن ہر بار
آتا ہے قیاس میں حق اہلِ حدیث
ہر چند قیاس سے نہیں ہے سروکار

ولہ

خالص ہوں محمدی مرا دین اسلام
گو را[illegible]ب ہو نہیں مجھکو کام

تقلید کی ٹھہرے تو بنوں گا شیعہ	کسواسطے چھوڑ دیجیے افضل ترامام

ولہ

ارباب حدیث کا میں فرمانبر ہوں	تقلید کے منکروں کا سر دفتر ہوں
مقبول روایت ایمۃ نہ قیاس	یعنی کہ فقط مطیع پیغمبر ہوں ؛

چونکہ ان رباعیوں میں تقلید و قیاس پر چوٹیں ہیں اسلیئے جی میں آیا کہ ان رباعیوں کا جواب لکھوں ۔ چنانچہ اثناء شعر گوئی میں کبھی تقلید کبھی کبھی اجماع کبھی قیاس کے مشروع ہونے کے بارے میں کبھی تقلید پر اور بعض بعض مسائل حنفیہ پر جو وہابیوں نے اعتراض کیئے ہیں اُنمیں سے بعض بعض اعتراض کے جواب میں کبھی بعض بعض عقیدہ مردود وہابیان کے بیان میں کبھی وہابی لوگ جن آیتوں کے اور جن احادیث کے مصداق ہیں اُنکے بیان میں کبھی امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی کے فضائل میں رباعیاں موزوں کرتا رہا ان دنوں بعض احباب نے اصرار کیا کہ ان رباعیوں کو جمع کرو کہ مقلدین کے لڑکے یاد کریں اور اُنسے فائدہ اُٹھائیں اور جہری عدم فرصتی پر میرے ایک دوست نے نظر کرکے مجھپر مہربانی فرمائی کہ ان رباعیونکی مختصر سی شرح تحریر کی اور اس رسالہ کا نام نصرۃ المسلمین بالرد علی غیر المقلدین رکھا علماء دین اور احباب ہوش آگین سے یہ اُمید ہے کہ جہاں غلطی پاویں اصلاح فرماویں لان الانسان قلما یسلم من السہو والنسیان وباللہ اعتضد فیما اقصد اقول وبہ نستعین

وہابیوں کو جہل نے اُنکے ہلدا	آمین کی ہے جہر پہ کیا کیا غوغا
قرآن سے ہے آمین کا اخفا ثابت	آمین ہے اسم خدا یا کہ دعا

آمین سے یا اسم الٰہی مراد ہے یا دعا پس اگر آمین سے اسم الٰہی مراد ہو تو اس آیت قرآن شریف سے وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ اور یاد کر رب کو اپنے دل میں آمین کا

اخفا لازم آئیگا اور اگر آمین سے دعا مراد ہو تو اس آیت سے (اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً یعنے دعا کرو اپنے پروردگار سے زاری اور آہستگی سے) آمین کا اخفا لازم ہوگا پس اخفای آمین قرآن شریف سے ثابت ہو گیا اور اخفائے آمین کے بارے میں حدیثیں بہی وارد ہیں جنکی تفصیل کی گنجایش اس مختصر میں نہیں ہی اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کا اسیر عمل تھا ؛

افسوس کہ پاکے جاہلوں کو سیدھا	ان غیر مقلدوں نے گمراہ کیا ؛
مصداق ہیں سب غیر مقلد نساخ	ہے ذکر حدیث میں جو دجالوں کا ؛

صحیح مسلم میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنے ہونگے آخری زمانہ میں فریب کرنے والے جہوٹے مکار لوگ لائینگے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ کہ نہ سنی ہونگی تمنے اور نہ تمہارے باپ دادوں نے سو بچاؤ تم اپنے کو اُن سے اور اُن کو اپنے سے اسلئے کہ کہیں گمراہ نہ کردیں تم کو اور فتنہ و فساد میں نہ ڈالیں تم کو انتہی اس حدیث کے مضمون کو جو شخص وہابیوں کے قول کے ساتھ ملاکے دیکھیگا وہ بیشک سمجھ جائیگا کہ اس حدیث کے مصداق وہابی ہیں کہ وہ لوگ ایسی ایسی حدیثیں لاتے ہیں کہ کسی نے سنی نہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ؛

وہابی کو اجماع سے انکار ہوا	اجماع میں گفتگو ہو مومن کو کیا
لا تجمع کہا رسول حق نے	اور اتبعوا السواد الاعظم بہی کہا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تجمع امتی علی الضلالۃ یعنے نہیں مجتمع ہوگی اُمت میری اوپر گمراہی کے اور فرمایا اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار یعنے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی پس جو اس جماعت سے جدا ہوگیا داخل

گیا وہ دوزخ میں انتہی ان دونوں حدیثوں سے اجماع کا حق ہونا ثابت ہوگیا

نہیں حشر سے ڈرنے والا	سمجھا ہے مگر نہیں وہ مرنے والا
ہے اماموں کو برا یہہ کم بخت	مومن نہیں لعن وطعن کرنے والا

معیار الحق (تصنیف مولوی نذیر حسین باشندہ سورجگڑھ ضلع مونگیر ساکن حال دہلی) وظفر مبین (تصنیف محی الدین جاٹ نومسلم پنجابی) وترجمان وہابیہ تصنیف ... خان قنوجی وغیرہ کتب ... مصنفہ وہابیان طعن وتشنیع ایمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالی سے بھری ہوئی ہیں اور یہ حدیث ترمذی میں ہے +

سے مولوی صدیق حسن

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مسلمان طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش کرنے والا اور نہ بے شرم انتہی پس وہابی لوگ جو ایمہ مجتہدین ومقلدین پر لعن طعن کرتے ہیں اس حدیث کے مصداق ہیں +

وہابی کہے جو فقہ کو اب پہینکا	ہوویگا قیامت میں منہ اسکا ٹیڑھا
انکار میں فقہ کے ہے انکار حدیث	حضرت نے یفقہہ فی الدین کہا

وہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بخاری ومسلم میں ہے عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو اللہ تعالی خیر دینے کا ارادہ کرتا ہے اسکو دین میں فقیہ کر دیتا ہے اور میں تو تقسیم کر دینے والا ہوں اور اللہ عطا کرتا ہے انتہی اس حدیث سے ثابت ہے کہ دین میں فقیہ کی ضرورت ہے کہ بغیر فقیہ کے شارع کے مقصود کو ہر شخص اچھی طرح سے سمجھ نہیں سکتا

وہابی کو شیطان نے جو سمجھایا		اللہ کے لئے جسم و مکاں ٹھہرایا
اللہ نے کہا جو ابتغاء الفتنۃ		وہابی ہیں مصداق سمجھ میں آیا

رسالۃ الاحتوا علی مسئلۃ الاستوا میں نلکھ ثانی نے اللہ تعالی کے لئے مکان و جسم یعنے منہ آنکھ ہاتھ پاؤں وغیرہ سب چیزیں ٹھہرائیں ہیں اور لکھا ہے کہ جو آیتیں اس بارے میں ہیں سب محکمات ہیں آیات متشابہات نہیں اور اُن آیات و احادیث میں تاویل کرنا نہیں چاہیے بلکہ ظاہر معنی پر عمل کرنا اور اعتقاد رکھنا چاہیے حالانکہ اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ یعنے جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کرتے ہیں ظواہر معنی آیات متشابہ کے بغرض فتنہ انگیزی کے اور واسطے چاہنے حقیقت اُسکی کے حالانکہ حقیقت اُسکی اللہ ہی جانتا ہے انتہی بس مصداق اس آیت کے وہابی ہیں کہ وہ ظواہر معنی آیات متشابہات کی پیروی کر کے اللہ تعالی کے لئے جسم و مکان ٹھہراتے ہیں اور اُس پر عمل کرنے کو اور اعتقاد رکھنے کو کہتے ہیں اور قرآن شریف کے معنی وہابی لوگ اپنی رائے سے بیان کرنیکے سبب سے اس حدیث کے بھی مصداق ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من قال فی القرآن برایہ فلیتبوا مقعدہ من النار جو شخص قرآن کے معنے اپنی رائے سے بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لیوے ۔

وہابی گمراہ جو ہیں اہل ہوا		کہتے ہیں وہ قبر کی زیارت کو بُرا
جائز ہے زیارت مزارِ اقدس		من حج ولم یزرنی جو حضرت نے کہا

کتاب نجی المومنین تصنیف قاضی محمد حسین میں لکھا ہے کہ کسی قبر نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا ناجائز ہے حالانکہ یہ حدیث صحیح غیر مجوزین زیارت مزار نبوی کے وعید میں وارد ہوئی ہے من حج ولم یزر قبری فقد جفانی یعنے جس نے حج کیا اور

زیارت نہ کی میری قبر کی سو بیشک اُسنے مجھپر ظلم کیا انتہی اور ظالموں کے حق میں
اللہ تعالی نے لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ یعنے لعنت اللہ کی اوپر ظالموں کے ہو فرمایا
ہے پس وہابی لوگ کہ غیر مجوزین زیارتِ مزارِ نبوی ہیں آیت وحدیث مذکورہ کے
مصداق ہیں ✦

وہابی تیرے دل میں نہیں نور ذرا / اصحاب نبی کا فعل کیا سمجھے گا
سنت جو خلیفہ کی نہ مانی تو نے / مصداق فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا کا ہوا

وہابی لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قول و فعل کو حجت نہیں کہتے چنانچہ بلاغ المبین
میں لکھا ہے کہ قول صحابی کا حجت نہیں اور دراسات اللبیب تصنیف ملا معین
وتحقیق الکلام تصنیف ابو عبداللہ قصوری عرف غلام علی واعتصام السنہ تصنیف
مولوی عبداللہ محمدی عرف جہاؤ وانتقاد الرجیح تصنیف ناکح ثانی میں حضرت صدیق
اکبر اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خاطی لکھا ہے یعنے اُنکے قول و فعل کو نہ مانا اور انتقاد الرجیح
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بسبب مقرر کرنے بیس رکعت تراویح کے مخترع بدعت ضلالہ
ٹھہرایا اور اعتصام السنہ میں سنتِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یعنے پیشاب کے بعد پانی
سے استنجا کرنے کو اور ڈھیلا لینے کو بدعت لکھا ہے یعنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت
کو نہ مانا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصحابی کالنجوم بایھم
اقتدیتم اھتدیتم یعنے اصحاب میرے مثل ستاروں کے ہیں پس اُن میں سے جسکی
پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے علیکم
بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی یعنے لازم پکڑو تم طریقہ میرا اور طریقہ
میرے خلفاء راشدین کا بعد میرے انتہی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی
فرمایا اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر وعمر یعنے اقتدا کرو اُن لوگوں کا جو بعد میرے
ہیں یعنی ابوبکر وعمر کا ان حدیثوں سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں ۱۲

صحابی رضی اللہ عنہم کے اقتدا کا اور طریقہ خلفای راشدین رضی اللہ عنہم پر چلنے کا جو بدری
تھے یعنے جنگ بدر میں حاضر تھے اور جنکے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں اور
جو عشرہ مبشرہ میں داخل تھے یعنی جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں جانیکی
بشارت دی ہے خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما
کے اقتدا کا حکم دیا ہے اور وہابی لوگ ان حدیثوں کے خلاف میں عمل کرتے ہیں اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کو بدعت ضلالہ کہتے ہیں اور وہابیوں کے نزدیک
بدعت وہ فعل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوا ہو اور ہر بدعت ضلالت
ہے اور ہر ضلالت فی النار ہی یعنے انکے نزدیک ہر بدعتی ناری و دوزخی ٹھہرتا ہے
اور اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ
اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنے نہیں پہنچتا کسی مسلمان
مرد یا عورت کو کہ جب اللہ اور رسول اُسکا کسی امر کا حکم کر دے یہ کہ پہر اُن کو کچھ
اختیار ہو اپنے کام میں اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اُسکے رسول کی پس وہ شخص
گمراہ ظاہر ہو گیا انتہی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص خدا اور رسول کی
نافرمانی کرے وہ گمراہ ظاہر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم کرتے تہے وہ مطابق
حکم الہی کرتے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مندرجہ بالا میں جو حکم
دیا ہے وہابی لوگ اُس پر عمل نہ کرنیکے سبب سے بلکہ برعکس اُسکے عمل کرنیکے سبب سے
حسب منشائے آیت مذکورہ کے گمراہ ظاہر ٹھہر گئے +

وہابی سے کب ملیں مقلد دانا	ممنوع ہے ساتھہ اُنکے پینا کہانا
ساتھہ اُنکے نماز تک نہیں ہے جایز	اصحاب نبی کو جو محقر جانا

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابی فجعلہم انصاری واصہاری وانہ سیجی فی آخر الزمان قوم ینقصونہم فلا تواکلوہم ولا تشاربوہم ولا تناکحوہم ولا تصلوا معہم ولا تصلوا علیہم

یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے اختیار کیا مجھکو اور اختیار کیا میرے واسطے صحابہ کو پس گردانا اُن لوگوں کو انصار اور سسرال میری اور بیشک قریب ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم ایسی آئیگی کہ محقر جانیگی اُن کو سو کھانا پینا اور آپسمیں اُنکے ساتھہ نکاح کرنا چھوڑ دو اور نہ نماز پڑھو ساتھہ اُنکے اور نہ اُنکے جنازے پر انتہی اس حدیث کے مصداق بھی وہابی لوگ ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں برا بہلا کہتے ہیں چنانچہ تفصیل اسکی رباعی مندرجہ بالا کے تحت میں لکھی گئی اور اُس مقام میں جن کتابوں کا نام لکھا گیا ہے اُنہیں کتابوں میں یہہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھہ کینہ رکھتے تھے اور حضرت عمر رضہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بغض رکھتے تھے ان باتوں سے بڑہکے اور کونسی بات صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے محقر جاننے کی ہوگی نعوذ باللہ منہا ٭

وہابی کو شیطان نے جو گمراہ کیا	کعبہ میں وہ ہونگے ذلیل و رسوا
کہتے ہیں وہ ہمکو طعن سے اہل الرای	کیا غم ہے خدانے اولوا الالباب کہا

وہابی لوگ ہم لوگوں کو یعنی مقلدوں کو اہل الرای کہتے ہیں اور ایمہ مجتہدین و فقہا کو جو قرآن وحدیث سے قیاس کرکے مسائل استنباط کرتے ہیں برا بہلا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن شریف میں اصحاب عقل ورای کی تعریف کی ہے آیت أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ یعنی وہی لوگ ہیں جنکو اللہ تعالی نے ہدایت کی اور وہی ہیں عقل والے وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ یعنے اور نہیں سمجھتے ہیں مگر عقل والے آیتیں قرآن وحدیث کی ظاہر الفاظ کے معنے جو لوگ عربی جانتے ہیں بیشک سمجھتے ہیں مگر عقل والے یعنے مجتہدین وفقہا سمجھتے ہیں اور

مسائل استنباط کرتے ہیں اور لوگ ہرگز نہیں سمجھتے اور مکہ معظمہ میں مولوی نذیر حسین وغیرہ گرفتار ہوئے اور توبہ کی اور بعض لوگ نکالے گئے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے کہ ساری دنیا میں یہ خبریں بذریعہ خطوط و اخبار و تلغراف کے مشہور ہوگئیں ہیں اگر کسی وہابی کو ان خبروں سے انکار ہو تو اُسکو چاہیئے کہ وہ خود کعبۃ اللہ میں جاکر دریافت کرے اور اپنے مذہب باطل کو ظاہر کرے پھر دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے اب یہاں اک عقلی بات لکھی جاتی ہے کہ جب تک وہابی وغیرہ لامذہب بظاہر مقلد نہیں بنتے ہیں بیت اللہ یعنی مکہ معظمہ اور بیت النبی یعنی مدینہ منورہ میں جانے نہیں پاتے اور گئے بھی تو رہنے نہیں پاتے پس بہشت بریں میں کیونکہ بغیر مقلد بنے کے جانے پائیں گے کہ اللہ تعالی جب دنیا میں انکو یعنی وہابی وغیرہ کو بغیر مقلد بنے کے اپنے گھر میں جانے نہیں دیتا اور رہنے نہیں دیتا تو بہشت میں کیوں جانے دیگا اور رہنے دیگا ؛

کیا حال کہوں عالم وہابی کا — کہتے ہیں مقلدوں کو ازبسکہ بُرا
دو گزرے ہیں چند دن ہی اس شاخ — جب شرک تقلید کو گمراہ کہا

بہت سی تاریخوں میں لکھا ہے کہ شیطان علیہ اللعنت سے پوچھا گیا کہ جس بندے کو اللہ تعالی بہت بڑا مرتبہ عنایت کرے وہ اگر خدا تعالی کی نافرمانی کرے تو اسکی کیا سزا ہے شیطان نے کہا کہ ایسے بندہ نافرمان کے گلے میں طوق لعنت ڈالدیا جائے چنانچہ یہ حکم شیطان سے لکھوالیا گیا اور جب اُس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تب وہ مورد لعنت ہوا اور اسکو نوشتہ دکھلادیا گیا دوسرے بار فرعون سے بھی اسیطرح سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالی جس بندے کو عمدہ انکے ساتھ بڑی سلطنت عطا فرمادی اور وہ نافرمانی کرے تو اُسکے لئے کیا حکم ہے فرعون نے کہا کہ اسکو دریائے نیل میں ڈبو دیا جائے فرعون سے یہ حکم بھی لکھوالیا گیا ؛

بعد ازاں جب فرعون نے نافرمانی کی اور اُسکو دریائے نیل میں ڈبایا گیا اُسوقت
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکا لکھا ہوا حکم اُسکو دکھلایا اسکے بعد ایسا کوئی واقعہ
سُنا نہیں گیا لیکن چند روز کا زمانہ گزرا ہے کہ وہابیوں کے امام مولوی نذیر حسین
سورجگڑھی ساکن دہلی نے ایک فتوے پر یہ عبارت لکھکر تقلید معین کو جو
شخص ضلالت وگمراہی کہے وہ گمراہ و مردود ہے دستخط اور مہر کردی بعد ازاں
مولوی مذکور اور اُنکے پیرو تقلید کو شرک اور گمراہی کہتے ہیں اور مقلدوں کو گمراہ
ومشرک کہتے ہیں اب انشاء اللہ تعالیٰ مولوی مذکور کو اُنکے مرنیکے وقت یا قیامت
میں اُنکا لکھا ہوا حکم دکھلایا جائیگا اور مطابق اُسکے عمل میں آئیگا ؛

ردیف باے موحدہ

وہابی جو کہلاتے ہیں یہ لامذہب	سچ پوچھو تو ان کا نہیں اصلا مذہب
قرآن وحدیث سے نہیں کام اِنکو	ہے بدعت و شرک کفران کا مذہب

وہابیوں کا حقیقت میں کوئی مذہب نہیں ہے یہ اکثر قرآن وحدیث کے خلاف
عمل کرتے ہیں چنانچہ اجماع وقیاس کے بارے میں جو آیتیں اور حدیثیں آئیں
ہیں اور اسی رسالہ کے اور اور رباعیوں کے تحت میں لکھی گئی ہیں اور اور
آیت وحدیث کے خلاف میں بھی عمل کرتے ہیں اور منکر اجماع وقیاس مثل منکر
قرآن وحدیث کافر ہے اور علمانے وہابیوں کو مشرک و بدعتی و زندیق و رافضی و
باغی واہل ہوا بھی لکھا ہے ؛

ردیف تاے فوقانی

کیوں ہووے نہ اسکا دین وایماں غارت	ہے کفر کے بکنے میں اُسے کیا جرأت
ہے قول یہ وہابی لامذہب کا	خاتم نہیں ہیں کل انبیا کے حضرت ﷺ

نصر المؤمنین تصنیف اخوند صدیق شاگرد مولوی نذیر حسین میں خاتم النبیین کے الف

لام کو عہد خارجی کا لکھا ہے جسکے یہ معنے ہوئے کہ بعض کے خاتم ہیں نہ سب کے
اس سے ظاہر ہے کہ وہابی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء
ہونے سے انکار کرتے ہیں نعوذ باللہ منہا ٭

وہابی جو ہے اہل ہوا و بدعت وہ ظاہر الفاظ پہ چلتا ہے وہ	کہتا ہے ہی عامل کتاب و سنت اللہ نے قرآن میں کہا وَالْحِکْمَۃَ

وہابی لوگ فقہ و فقیہ سے انکار کرتے ہیں اور ایمہ مجتہدین نے جو قرآن و حدیث
سے قیاس کر کے مسئلے استنباط کے ہیں اُن سے انکار کرتے ہیں اور صرف
ظاہر الفاظ پر دین کی بنا کو سمجھے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن شریف
میں فرمایا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ
یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ط یعنے احسان کیا ہے
اللہ نے مومنوں پر جبکہ بھیجا اُن میں ایک رسول اُن میں سے کہ پڑھتا ہے
اُنپر آیتیں اُسکی اور تزکیہ کرتا ہے اُنکا اور تعلیم کرتا ہے اُن کو کتاب اور حکمت
انتہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کا دار و مدار فقط ظاہر الفاظ پر نہیں ہے
کیونکہ اللہ تعالی جل شانہ نے اس آیت میں کے درجے بیان فرمائی ہیں پہلا درجہ
تلاوت قرآن کا دوسرا درجہ تزکیہ نفس کا۔ تیسرا درجہ تعلیم قرآن کا چوتھا درجہ تعلیم
حکمت کا پس اس سے ثابت ہوا کہ علاوہ ظاہر الفاظ کے اور مدارج بھی ہیں ورنہ
تعلیم کتاب و تعلیم حکمت کے کیا معنے ہونگے کیونکہ ظاہر معنے تو ہر شخص عربی داں
سمجھ سکتا ہے اور لفظ یُعَلِّمُھُمْ سے معلوم ہوتا ہے کہ معنی دقیق ہوں گے کہ جو شخص
عربی جانتا ہے وہ بھی نہیں سمجھ سکتا اس لئے اُنکی تعلیم کے واسطے مجتہد
و فقیہ کا ہونا ضرور ہوا اور احادیث کا بھی وہی حال ہے کہ اُنکی تعلیم کے لئے بھی
مجتہد و فقیہ کا ہونا ضرور ہے ٭

اعراب میں پیرو کتاب و سنت وہابی تو جان ہیں وہ دین حق پر	اور ہیں وہ مقلدین صافی طنیت فرمایا جو حضرت نے تقوم الساعۃ

صحیح مسلم میں بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یہ حدیث وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَزَالُ اَھْلُ الْعَرَبِ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ یعنے ہمیشہ رہیں گے تمام عرب کے لوگ قایم دین حق پر یہاں تک کہ قیامت قایم ہوجائیگی انتہی اس حدیث سے ثابت ہے کہ عرب کے لوگ دین حق پر قایم ہیں اور قایم رہیں گے اور وہ مقلد ہیں پس مذہب مقلدین حق ٹھرا اور مذہب غیر مقلدین باطل ہوگیا ⁂

ردیف حائے مہملہ

پوتی کا وہ کر دیوینگے دادا سے نکاح نساخ نہیں بعید مطلق اُن سے	بیٹے کا بھی کر دینگے وہ ماں سے نکاح وہابیوں نے کیا ہے خالا سے نکاح

فتوای مہر کردہ مولوی نذیر حسین و مولوی عبدالقادر میں لکھا ہے کہ سوتیلی خالہ سے یعنے جس کا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا ہو اُسکے بھانجے کا نکاح درست ہے حالانکہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ نکاح درست نہیں ⁂

ردیف خائے معجمہ

وہابی مجسم ہے ضلالت نساخ ⁂ سنت ہی جو اَصْبَحَ ابوذر نے کہا	کیوں جھوٹ کی اُسکو ہو نہ عادت نساخ شب بھر کی عبادت نہیں بدعت نساخ

ظفر مبین تصنیف محی الدین جاٹ نو مسلم میں شب بھر کی عبادت کو بدعت لکھا ہے اور لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بھر میں کبھی تمام شب جاگے نہیں نسائی اور ابن ماجہ میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰیَۃٍ وَالْاٰیَۃُ

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

یعنی کہا اُنہوں نے کہ کھڑے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ صبح کردی ایک آیت میں اور آیت یہ ہے اگر تو عذاب کرے اُن پر پس وہ بندہ تیرے ہیں اور اگر بخش دے اُنکو پس تو غالب حکمت والا ہے انتہیٰ اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام شب کا جاگنا اور عبادت کرنا ثابت ہوئی

مومن کہیں اپنے کو ہزار اے نساخ	مومن یہ نہو وینگے زنہار اے نساخ
تو جان سے تحقیق کہ وہابی ہیں	مصداق مشمر الازار اے نساخ

وقال علیہ السلام هذا القوم مشمر الازار یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کی علامت مشمر الازار یعنی اُنکے پائینچے اونچے ہونگے اور یہ صفت تمام وہابیوں میں پائی جاتی ہے۔

ردیف دال مہملہ

وہابی جو مان لیوے قرآن مجید	تقلید میں باقی نرہے گفت و شنید
اللہ نے کہا جو فسئلوا اهل الذکر	قرآں سے ہوگئی ہے ثابت تقلید

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

یعنی پس پوچھو اہل ذکر یعنی علم والوں سے کہ جو مجتہدین ہیں اگر تم کو علم نہو اس آیت سے سوائے مجتہدوں کے سب پر تقلید واجب ہوگی عموماً اور عامی پر تقلید واجب ہوگی خصوصاً

جس راہ پہ چلتے ہیں یہ اہل تقلید	ہے وہ ہی رہ سنت و راہ توحید
اس راہ پہ جو چلا ہوگا گمراہ	پائیگا نجات ہی یہ اللہ سے امید

ردیف راے مہملہ

وہابی جو ہیں ایک گروہ کافر	کفر انکا ہے بو مسیلمہ سے بڑھکر

صلی اللہ علیہ وسلم

بہتان حرام کھانے کا حضرتؐ پر	شک کفر میں انکے کیا کرابہ بند ہتے ہیں

کتاب اظہار حق فتوی مہر کردہ مولوی عطا محمد میں لکھا ہے کہ پنیر مسلم جو سور کی پنیر مایہ سے بنایا جاتا اسکا مشہور ہے یا اور چیزیں مثل جونخ جنمیں سور کی چربی پڑنی مشہور ہے جب وہ چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ بلا دریافت کھاتے تھے اس کتاب میں مولوی نذیر حسین وغیرہ وہابیوں کی مہریں موجود ہیں ؛

ہے دین مے نہ ایمان سے اسکو سروکار	وہابی ہے ایک فرقہ کج رفتار
تقلید ابو حنیفہ سے ہے انکار	تقلید کریگا شیخ نجدی کی مدام

وہابیوں کی کجرفتاری اسی سے ثابت ہے کہ وہ لوگ بہ تقلید شیخ نجدی یعنے عبدالوہاب نجدی برخلاف قرآن و حدیث کے عمل کرتے ہیں اور تقلید امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے بلکہ کل ائمہ مجتہدین کی تقلید سے انکار کرتے ہیں انکے دین وایمان میں علمار محققین کو گفتگو ہے ؛

رکھتے ہیں رکابی کا مذہب یہ اکثر	وہابی گمرہ ہوں مسلمان کیونکر
ہم کیا کہیں دندان سگ و گوشت خر	کہتے ہیں کہ لحم اسپ مکروہ نہیں

ظفر مبین تصنیف محی الدین جاٹ نومسلم میں لکھا ہے کہ گھوڑے کا گوشت مطلقاً مکروہ نہیں حالانکہ گھوڑیکا گوشت کہانا حلال نہیں چنانچہ نسائی میں روایت ہے عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ اَکْلُ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ

یعنی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ گھوڑے اور خچر اور گدھے کا گوشت کہانا حلال نہیں انتہے ؛

بیدین ہیں یہ غیر مقلد یکسر — کہلائیں مسلمان وہ لے ہیں کافر
قرآن کا خلاف کرتے ہیں یہ گمراہ — ایمان ہی تو بخاری و مسلم پر ہے

وہابی لوگ بخاری و مسلم کی حدیث کے مقابلہ میں خصوصًا بخاری کی حدیث کے مقابلہ میں دوسری حدیث صحیح کو تو مانتے ہی نہیں آثار صحابہ کو بھی نہیں مانتے یہانتک کہ آیت قرآن کو نہیں مانتے یعنے اگر آیت قرآن کے خلاف میں بخاری میں کوئی حدیث آئی ہو تو اُسی حدیث پر عمل کرتے ہیں آیت قرآن پر عمل نہیں کرتے اور اگر اُن سے اس بارے میں گفتگو کیجے تو نعوذ باللہ اسطرحکے سخت الفاظ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہتے ہیں کہ اگر یوں نہیں تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھ میں نہیں آیا یا دیدہ و دانستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت قرآن کا خلاف کیا چنانچہ جن آیتوں سے اخفائے آمین کا حکم نکلتا ہے وہابی لوگ اُن کو نہیں مانتے اور اُنکے خلاف عمل کرتے ہیں آیتہائے مذکورہ الف کی ردیف کی یک رباعی کے تحت میں لکھی گئیں اور اور بہت سی آیتیں ہیں جن پر بخلاف بخاری و مسلم وہابی لوگ عمل نہیں کرتے ہ

ناخ تھے تابعی امام صابر — اصحاب کو دیکھا تھا یہ توہے ظاہر
نام اُنکے ہیں معقل اور دو عبداللہ — ہیں واثلہ عائشہ انس اور جابر

؎ امام ابوحنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے تابعی کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ جس نے صحابی کو دیکھا ہو وہ تابعی ہے اور مذہب مختار یہی ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا طرف صحابی و تابعین کے ساتھ اپنے قول کے خوشخبری ہو اُس شخص کو کہ دیکھا اُس نے مجھکو اور اُس شخص کو کہ دیکھا اُس نے اسکو جس نے مجھکو دیکھا اور اقامۃ الحجۃ میں لکھا ہی کہ علماء ثقہ دار قطنی و ابن سعد و خطیب و ذہبی و ابن حجر و ولی عراقی و سیوطی و علی قاری و اکرم سندی و ابو معشر و حمزہ و یافعی و جزری و تورپشتی و

ابن جوزی و سراج نے امام ابوحنیفہ کوفی رحمتہ اللہ تعالی کے تابعی ہونیکی تصریح کردی ہی اور ابو معشر عبدالکریم بن عبدالصمد طبری شافعی نے لکھا ہی کہ فرمایا ابو حنیفہ نے کہ ملا میں صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ انس بن مالک اور عبداللہ بن انیس اور عبداللہ بن جزر بیدی اور جابر بن عبداللہ اور معقل بن یسار اور واثلہ بن الاسقع اور عائشہ بنت عجرد ہیں پس امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے تابعی ہونے میں مطلق شک ہو نہیں سکتا تو وہابی لوگ جو اُنکے تابعی ہونے سے انکار کرتے ہیں یہ صرف تعصب و حسد و بغض و جہالت و ضلالت کے سبب سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ عبداللہ بن انیس الجہنی رضی اللہ عنہ صحابی مشہور کا انتقال قبل ولادت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے سن چون (۵۴ ھ) میں ہوا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ صحابہ میں عبداللہ بن انیس پانچ ہیں پس جن سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی ملے ہوں وہ اُن میں سے سوائے جہنی کے اور کوئی ہوں گے کیونکہ امام صاحب نے نہیں فرمایا کہ وہ عبداللہ بن انیس جہنی سے ملے بلکہ صرف عبداللہ بن انیس کہا ہے ٭

ہے جنکی صحیح پر تجھے اتنی نظر	اُنکا بھی نہیں ہے تجھکو کچھ پاس مگر
کافر جو مقلد کو کہا وہابی	ٹھہرینگے محمد بخاری کافر

اشعار الحق تصنیف مولوی محمد یسین و ظفر مبین و اعتصام السنۃ وغیرہ کتب مصنفہ وہابیان میں مقلدوں کو مشرک اور کافر لکھا ہے لیکن یہ نہ سمجھے کہ سب مقلد اگر کافر ٹھہریں تو ہماری امام اور پیشوا اور مقتدا امام محمد ابن اسمعیل بخاری رحمہ اللہ تعالی بھی معاذ اللہ مشرک و کافر ٹھہر جائینگے کہ وہ بھی مقلد امام شافعی تھے چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف میں امام بخاری کے شافعی المذہب ہونیکے بارے میں جو عربی عبارت لکھی ہے اُسکا ترجمہ یہ ہے جسطرح ابو جعفر طبری شافعی المذہب ہیں اسیطرح

امام محمد بن اسمعیل بخاری بھی مقلدین شافعیہ میں شمار کیے گئے ہیں اور جس شخص نے اُن کو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین سُبکی ہیں اور انہوں نے فرمایا کہ امام محمد بخاری نے امام حمیدی سے علم فقہ سیکھا ہے اور امام حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لائے ہیں ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ میں ساتھہ مذکور ہونے اُن کے طبقات شافعیہ میں اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہمنے گواہی دے رہا ہے اسبات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہیں +

کیا سمجھینگے وہ عقل جنکی ہے قاصر	سمجھیں گے وہ جو حدیث میں ہیں ماہر
مشروع جو ہے قیاس سن ای ناسخ	ہے نو قفس الامور سے بھی ظاہر

عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا اُس سے بھی قیاس کا شروع ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ دا قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ اَلْفَھْمَ اَلْفَھْمَ فِیْمَا یَخْتَلِجُ فِیْ صَدْرِکَ مِمَّا لَمْ یَبْلُغْكَ فِی الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ اعْرِفِ الْاَشْبَاہَ وَالْاَمْثَالَ ثُمَّ قِسِ الْاُمُوْرَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاعْمِدْ اِلٰی اَحَبِّھَا اِلَی اللّٰہِ وَاَشْبَھِھَا بِالْحَقِّ فِیْمَا تَرٰی اَلْحَدِیْث یعنے سمجھہ سمجھہ کر چلنا اُس میں کہ خلجان کرے تمہارے قلب میں اُس سے کہ نہیں پہنچی تمکو کتاب اللہ اور حدیث میں پہچاننا اشباہ اور امثال کو پھر اُسوقت قیاس کرو اُمور کا پس قصد کرو طرف محبوب تر کے نزدیک خدا کے اور مشابہ تر اُسکے کے ساتھ حق کے اُس چیز میں کہ رائے لگاؤ انتہی +

ردیف زائی معجمہ

وہابی کو ہے بول کا پینا جائز	ہرگز نہیں ناسخ کبھی ناجائز
اصحاب و امام کو برا کہتا ہے	مذہب میں ہے اُسکے اُنسے کینا جائز

ظفر مبین تصنیف محی الدین جاٹ نو مسلم میں بغیر ضرورت بول شتر کا پینا درست لکھا ہے کیوں نہو ہندوں کے مذہب میں گای کا پیشاب پاک اور ہنبد و لوگ پیتے ہیں مصنف ظفر مبین جب ہندو تھے تب گائی کا پیشاب پیتے ہوں گے اب جو وہابی ہوئے تو پیشاب کے پینے کا حوصلہ اور بڑہ گیا اس لئے گائے سے بڑے جانور یعنے شتر کے پیشاب کو بغیر ضرورت کے حلال ٹھہرالیا اور وہابی لوگ جو صحابہ کی شان میں سخت و درشت الفاظ کہتے ہیں او رلکھتے ہیں اسکا حال بالتفصیل الف کی ردیف کے دو رباعیوں کے تحت میں لکھا گیا وہابیوں کے رافضی ہونے میں کچھہ شک نہیں کہ یہ لوگ خلیفہ اول وثانی کو برا بھلا کہتے ہیں اور وہابیوں کی سب کتابوں میں ایمہ مجتہدین کو برا بھلا لکھا ہے ؛

ردیف سین مہملہ

سن مجھہ سے ذرا بیان اجماع وقیاس	تبلاؤں تجھے نشان اجماع وقیاس
قرآن وحدیث سے ہے ثابت نساخ	زندیق ہیں منکران اجماع وقیاس

یہ آیت دلیل محکم اجماع ہے وَمَن یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیلِ الْمُؤْمِنِینَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیرًا یعنے جو کوئی چلے خلاف راہ جماعت مسلمانون کی تو ہم اسکو اسی راہ ضلالت پر رکھیں گے اور ڈالدینگے اسکو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہہ ہے انتہے اور یہ حدیث بہی دلیل اجماع ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْقَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَیَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رواه یعنے تحقیق اللہ نہیں جمع کریگا امت کو میری یا کہا بجائے امتی کے امت محمد کو اوپر گمراہی کے اور ہاتھ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص جدا ہوا اس جماعت سے داخل ہوگا دوزخ میں انتہی اور اس حدیث سے بہی اجماع کا ثبوت ہوتا ہے

ولیس احد یفارق الجماعة شبرا فیموت الامات میتة جاهلیة
یعنے جو کوئی جماعت مومنین سے جدا ہوکر مرگیا تو جاہلیت کی موت مرا انتہی اور
یہ آیت دلیل قیاس ہے لعلمه الذین یستنبطونه منهم یعنے البتہ
جان لیتے اُسکو وہ لوگ جو تحقیق کرتے ہیں اُسکو اُن میں سے انتہی اور یہ آیت بھی
دلیل قیاس ہے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم یعنے پیروی کرو بہتر
اُس چیز کی کہ اُتارے گی طرف تمہارے پروردگا تمہارے سے انتہی اور اسی ردیف
کے اور اور رباعیوں کے تحت میں قیاس کی حدیثیں لکھی جائینگی ؛

وہابی جو اک گروہ ہی حق نشناس	ہے اُسکو رسول کا نہ اصحاب کا پاس
منکر ہے قیاس کا یہ گمراہ ازل	ثابت ہی معاذ کی روایت سے قیاس

صحاح ستہ میں ہے عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لما بعثه الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء
قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب
اللہ قال فبسنة رسول اللہ فان لم تجد فی سنة
رسول اللہ قال اجتهد برایی ولا الو فضرب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی صدری و قال الحمد للہ
الذی وفق رسول رسول اللہ بما یرضی به رسول اللہ
یعنے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو پوچھا مجھ سے کس طرح حکم کریگا تو جب تیرے پاس کوئی قضیہ
آویگا عرض کیا میںنے حکم کرونگا کتاب اللہ سے فرمایا اگر نہ پائے تو کتاب اللہ میں اُسکا
فیصلہ عرض کیا میںنے حکم کرونگا سنت رسول اللہ سے فرمایا اگر نہ پائے تو جواب اُسکا
سنت رسول اللہ میں عرض کیا میںنے اُسوقت اجتہاد کرونگا اپنی رائے سے اور نہیں

قصور کرونگا اس میں پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحسین کر کے ہاتھ اپنا میرے سینے پر مارا اور فرمایا شکر ہے اللہ کا جس نے توفیق دی رسول اللہ کے قاصد کو اس امر کی جس سے راضی ہوگیا رسول اللہ کا انتہی اس حدیث سے قیاس ثابت ہوتا ہے اور اس حدیث کو ترمذی اور ابوداوٗد اور دارمی نے روایت کیا ہے ٭

وہابی ہے ناواقفِ اسرار قیاس	ہے سارے مقلدوں کو اقرار قیاس
حضرت نے کہا فاجتہد ای ناسخ	نادان ہی وہ اب کرے جو انکار قیاس

بخاری و مسلم میں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ وَاجْتَھَدَ وَ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ یعنے عبداللہ ابن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت حکم کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کو پہنچ جائے تو اُسکے لئے دو اجر ہیں اور جسوقت حکم کرے پس اجتہاد کرے اور خطا کرے تو اُسکے واسطے ایک اجر ہے انتہی اور اجتہاد قیاس کو شامل ہے ٭

وہابیوں کو نہیں ہے اسلام کا پاس	کہتے ہیں برا قیاس کو حق نشناس
ہے قول نبی فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ	اسے ہوا ثابت کہ ہے مشروع قیاس

ابوداوٗد میں روایت ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ ٭ یعنے عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہا اُنھوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم تین ہیں ایک آیت محکم دوسرا حدیث صحیح تیسرا احکام اجتہادی اور ماسوا انکے فضول ہے انتہی احکام اجتہادی سے قیاس کا مشروع ہونا ثابت ہے ٭

وہابی تو آدمی نہیں ہیں نسناس وہ اہل مدینہ کو برا کہتے ہیں	کیا اُن کو حدیث نبوی کا ہو پاس اور آیا ہے اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاس

وہابی لوگ عموماً کل مقلدین کو بدعتی و مشرک و کافر کہتے ہیں پس مدینہ منورہ کے لوگوں کو بھی بدعتی و مشرک و کافر کہا وہاں سوائے مقلدین کے اور کوئی نہیں ہے اور مدینہ منورہ کے شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ یعنے مدینہ نکال پھینکتا ہے برے لوگوں کو جیسے بھٹی نکال پھینکتی ہے لوہے کی میل کو انتہی اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اہل مدینہ کا مذہب حق ہے کہ وہاں کفار لامذہب بھی رہتے نہیں پاتے بلکہ نکال دیے جاتے ہیں اور اسپر لطف یہ ہے کہ وہابی تمام مقلدوں کو مشرک و کافر و بدعتی بھی کہتے ہیں پھر اُنکو اپنی بیٹیاں بھی دیتے ہیں چنانچہ مولوی نذیر حسین پیشوائے غیر مقلدین نے اپنی پوتی یعنے مولوی شریف حسین کی وہ بیٹی کہ جسکا نکاح مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی سے کیا تھا اُسکو اُس مرد متقی دیندار سے بغرض دنیا طلاق دلاکر میاں نظام الدین صاحب ولد کالے صاحب کے بھانجے میاں احمد ولد عبدالسلام چشتی نظامی سے نکاح کیا کہ جنکے ہاں نہ صرف مولود و فاتحہ عرس و گیارہویں و قوالی ہوتی ہے بلکہ دولہا میاں کو چنداں شریعت کا بھی پاس نہیں ہے کیقدر روپیہ دیکھکر بڑی آرزو کے ساتھ پوتی کو دیا اور تمام رسوم بدعات و منکرات میں شریک ہونا منظور کیا اللہ رے بے دینی یا تو یہ دعوی اور یا یہ افعال الہی توبہ الہی توبہ اس سے بڑھکر وہ جو کچھ فتوا دینے میں لینے کا معاملہ ہے اُسکو تو دلی کا ہر کہ و مہ خوب جانتا ہے +

ف بلکہ صاحبزادی یعنی حکیم شاہجہاں صاحب حنفی کو دی اور نواسی بنت محمود کو دی جو امام جامع مسجد حنفی کے فرزند ہیں اور خطیب خاص کی بیٹی ہیں ہیں علاوہ اسکے تقوی ۱۲ منہ

ردیف عین مہملہ

مومن کو ہے اقرار قیاس واجماع	سمجھا ہی وہ اسرار قیاس واجماع

قرآن وحدیث کا ہے منکر ۔ نساخ		جسکو کہ ہے انکار قیاس واجماع

منکر قیاس واجماع منکر قرآن وحدیث ہے کیونکہ قرآن وحدیث سے قیاس واجماع ثابت ہے چنانچہ وہ آیات واحادیث جن سے قیاس واجماع کا ثبوت ہوتا ہے الف اور سین اور نون اور ہائے ہوز و یائے تحتانی کی ردیف کے چند رباعیوں کے تحت میں لکھی گئیں ائمہ مفسرین نے لکھا ہے کہ منکر نص قرآن وحدیث واجماع وقیاس کافر ہے اور بعض نے منکر اجماع وقیاس کو رافضی و زندیق لکھا ہے +

ردیف فا

ثابت ہی کتابوں سے مقلد تھے سلف		پیدا ہوئے اس زمانہ میں ایسے خلف
تقلید کو کہتے ہیں کہ ہے شرک وحرام		حق مذہب حق کا کردیا حیف تلف

ظفر مبین وغیرہ کتب مصنفہ وہابیان میں تقلید کو شرک اور حرام لکھا ہے حالانکہ تمام اولیاء اللہ وعلماء دین جو گزرے ہیں مقلد تھے اسکی تفصیل کی ضرورت نہیں کہ سب جانتے ہیں اور ہزاروں کتابیں اسکی شہادت دے رہی ہیں +

ردیف قاف

وہابی کے دلوں میں از حد ہی نفاق		کیونکہ نہ ۔ ۔ و غلگوئی میں ہوویں طاق
نساخ خدا نے جو کہا قرآن میں		وہابی ہیں اِلَّا کَذِبًا کے مصداق

وہابی لوگ کہتے ہیں کہ مقلدین قرآن وحدیث پر عمل نہیں کرتے حالانکہ کوئی مسئلہ مستنبطہ ائمہ مجتہدین کتاب و سنت کے خلاف نہیں پس وہابیوں کا قول جھوٹ ہے اور وہابی اس آیت کے مصداق ٹھہر گئے کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا ہ یعنے کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے اُنکے منہ سے سب جھوٹ ہے جو کہتے ہیں اپنے +

وہابی جو ہیں اہل ہوا اہل نفاق +		کذاب یہ ٹھہرے ہیں میانِ آفاق

حضرتؐ نے کہا فَاجْتَنِبُوْا وَعَادُوْا	وہابی ہی اس حدیث کے ہیں مصداق

علماء وہابی برخلاف سلف دین میں نئی نئی باتیں نکالتے ہیں اور سنت کا نام لیکر جہلائے مقلدین کو بہکاتے ہیں پس علماء وہابی حدیث مندرجہ ذیل کے مصداق ہوگئے کتاب مجمع الزوائد میں طبرانی نے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَکُوْنَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ دَجَّالُوْنَ وَبَیْنَ یَدَیِ الدَّجَّالِ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَکْثَرُ فَقُلْنَا مَا اٰیَاتُہُمْ قَالَ یَاْتُوْنَکُمْ بِسُنَّۃٍ لَمْ تَکُوْنُوْا عَلَیْہَا لِیُغَیِّرُوْا بِہَا سُنَّتَکُمْ وَدِیْنَکُمْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُمْ فَاجْتَنِبُوْا وَعَادُوْا یعنی کہا اُنہوں نے قسم اللہ کی سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قریب قیامت کے آخر زمانہ میں نکلیں گے دجال اور قریب زمانہ دجال کے یک جھوٹا فرقہ تیس یا زاید آدمیوں کا ظاہر ہوگا سو عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ کیا علامتیں ہیں اُس فرقہ کذاب کی فرمایا کہ لاوینگے وہ یعنے سکھائینگے تم کو ایک نیا طریقہ کہ تم اُس طریق پر نہ ہوگے اور اُسکو سنت کہکے تم لوگوں کو دہوکا دینگے تاکہ بدل ڈالیں اُسکے سبب سے تمہاری سنت نبوی اور دین اسلام کو جسپر تم عمل کرتے ہو اور ثابت قدم ہو پس جب دیکھو تم اُس قوم کذاب کو تو دور ہو اُن سے اور اُن کو دین کا دشمن جانو اور اُن سے عداوت رکھو انتہی اس حدیث کو جو شخص وہابیوں کے قول و فعل سے ملا کر دیکھیگا وہ صاف سمجھ جائیگا کہ مصداق اس کے علماء وہابی ہیں ؛

کہتے ہیں امام کو بُرا اہل نفاق حضرتؐ نے کہا جو رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ	فاسق کا نہووے کیونکہ اُنپر اطلاق ہیں اسکے امام ابو حنیفہ مصداق

وہابی لوگ جس حدیث کے مطابق فاسق ٹھہرتے ہیں وہ حدیث میم کی ردیف کی ایک

رباعی کے تحت میں لکھی گئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کان الدین معلقا بالثریا لتنا ولہ رجل من فارس یعنی اگر دین ثریا پر ہوتا تو بھی یک شخص فارس کا اُسکو لے لیتا انتہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مصداق اسکے سوائے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور کوئی نہیں اور اکثر علمار کا اسپر اتفاق ہے ⁕

وہابی کو جو عقل نہیں ہے مطلق — ناحق کے یہ کر رہے ہیں ہردم جق جق
کہتے ہیں برا یہ اہل مکہ کو۔ رسول — فرماتے ہیں جسکی شان میں جاء الحق

وہابی لوگ کعبہ اللہ کے طریقہ تقلید ایمہ اربعہ کو اور چاروں مصلوں کی تعیین کو بدعت وضلالت کہتے ہیں اور وہاں کے باشندے یعنے مقلدین کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں حالانکہ مکہ معظمہ کے شان میں یہ حدیث وارد ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَکَّۃَ وَحَوْلَ الْکَعْبَۃِ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا فَجَعَلَ یَطْعَنُھَا بِعُوْدٍ فِیْ یَدِہٖ وَیَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا متفق علیہ یعنی روایت ہے عبداللہ ابن مسعود سے کہ داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں درحالیکہ گرداگرد کعبہ کے تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے سو آنحضرت کونچا دیتے تھے اُن بتوں کو لکڑی سے جو ہاتھ میں آپ کی تھی اور فرماتے تھے کہ آگیا دین اسلام اور نکل بھاگا کفر باطل بیشک کفر بالکل نکل بھاگنے والا ہے انتہی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مکہ معظمہ میں دین اسلام رہا اور وہاں سے کفر بھاگ گیا یعنی وہاں کفر رہنے نہیں پاتا کفار وہابی لامذہب وہاں رہنے نہیں پاتے بھاگ آتے ہیں یا نکال دیے جاتے ہیں اس حدیث سے مکہ معظمہ کے رہنے والوں کا جو مذہب حق ہے یہ بھی ثابت ہوتا ہے اور ایک بار یک بات بھی لکھنے کے قابل ہے کہ تمام مقامات متبرکہ قدیمہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی

و مسلمان مثل بیت المقدس و شام و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہا مقلدین کے قبضہ میں ہیں اور مطابق آیتہائے مندرجہ ذیرین کے مقلدین ہی اللہ تعالی کے نیک بندے ٹھہرتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ ۔ یعنی بیشک لکھدیا ہے ہمنے زبور میں بعد نصیحت کے کہ آخر مالک ہوں گے زمین بیت المقدس کے میرے نیک بندے اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنْ اَوْلِیَاؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۔ یعنی مسجد الحرام کے مالک وہی ہیں جو پرہیزگار ہیں انتہی ان دونوں آیتوں سے ثابت ہے کہ بیت المقدس اور مسجد الحرام کے مالک اللہ تعالی کے پرہیزگار اور نیک بندے ہیں اور نہیں ہیں مالک اُن مقاموں کے مگر مقلدین اب ذرا بھی جس کو عقل ہوگی وہ سمجھے گا کہ اللہ تعالی کے قول کے مطابق مالک بیت المقدس و مسجد الحرام یعنے مقلدین کا مذہب حق ہوگا نہ کہ اُنکے مخالفین وہابی اور غیر مقلدین وغیرہ کا ۔

ردیف کاف فارسی

وہابیوں میں پاتے ہیں ہم عادت گرگ	صورت تو ہی بھیڑ کی سی اور سیرت گرگ
حضرت نے کہا ہے اُنکی نسبت نساخ	ہووے گا دل اُنکا سخت تر صورت گرگ

ترمذی میں ہے قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یُحَصِّلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ مِنْ جُلُوْدِ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ

یعنی فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے نکلیں گے آخر زمانہ میں ایسے مرد کہ حاصل کریں گے دنیا کو بذریعہ دین کے لوگوں کے دکھاوے کو پہنینگے لباس پوست میش کا نرم زبانیں اُن کی زیادہ شیریں ہونگی شکر سے لیکن دل اُنکے مثل بھیڑیوں کے ہونگے انتہی وہابی لوگ بھی شیریں کلامی سے لوگوں کو بہکاتے ہیں راہ راست سے اور جب

موقع پاتے ہیں دین میں خرابی ڈالتے ہیں دل اُنکے بہت سخت اور بیرحم ہوتے ہیں پس حدیث مذکورہ وہابیوں کے حق میں وارد ہے ؛

ردیف لام

کہتا ہے کہ ہرگز نہیں معصوم رسول	فاروق کو بدعتی کہے نامعقول
کرتا ہے اماموں پہ تبرہ ہر دم	وہابی کی توبہ نہیں ہونے کی قبول

تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والامام تصنیف ابو عبداللہ قصوری عرف غلام علی میں لکھا ہے کہ سب افعال واقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی محمود نہیں اور عصمت مطلق آپ کے واسطے ثابت نہیں حالانکہ یہ بات عقیدہ اہل سنت وجماعت کے خلاف ہے اور الف کی ردیف میں ایک رباعی کی تحت میں اُن کتابوں کا پتہ نشان لکھا گیا ہے جن کتابوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدعتی لکھا ہے اور ایمہ مجتہدین کو بُرا کہا ہے بعض علماء نے لکھا ہے کہ وہابی کی توبہ قبول نہ ہوگی ؛

وہابی جو ہے ایک فریق جاہل ؛	کیوں ہووے نہ اُسکا دین و ایمان باطل
کیا اُسکا عقیدہ ہی بُرا کہتا ہے ؛	حضرت کو نہ تھی عصمت مطلق حاصل

جس کتاب میں یہ مضمون ہے اُسکا پتہ نشان اسی ردیف کے رباعی اول کے تحت میں لکھا گیا ہے ؛

وہابی ہے ایک فرقہ نامقبول ؛	ہر بات ہے اس فریق کی نامعقول
مردود نہ ہووے کس لئے کہتا ہے	محمود نہیں تمام افعال رسول ؛

اس کتاب میں یہ مضمون ہے اُسکا پتہ نشان اسی ردیف کے رباعی اول کے تحت میں لکھا گیا ہے ؛

وہابی کے جو عقل ہوئی ہے زائل	کیوں کفر کے کہنے پہ نہ ہووے مائل
اسلام سے کس لئے نہ ہووے خارج	حضرت کے نہیں ہے معجزوں کا قائل

دلیل محکم تصنیف مولوی نذیر حسین میں لکھا ہے کہ حدیث احاد سے سوائے حدیث متواتر کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا اس سے ظاہر ہے کہ وہابی مثل یہود و نصاریٰ کے معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی منکر ہیں کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزے حدیث متواتر سے ثابت نہیں ٭

وہابیوں سے بڑھ کے نہیں نامعقول حضرت ﷺ سے عداوت ہی انہیں کہتے ہیں	جو بات ہے اُنکی وہ ہی مذموم و فضول ہے شرک زیادہ ہو اگر حب رسول

تحقیق الکلام تصنیف ابو عبداللہ قصوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھنے والے کو شرک لکھا ہے نعوذ باللہ منہا حالانکہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت رکھنا دلیل ایمان ہی عن انس رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نہیں مومن ہوگا ایک شخص تم میں کا یہاں تک کہ ہوں میں زیادہ دوست طرف اُسکے نفس سے اُسکے اور مال سے اُسکے اور فرزند سے اُسکا ور والد سے اُسکے اور تمام لوگوں سے انتہے ٭

وہابی جو ہیں اہل ضلالت جاہل اللہ نے نکالا انہیں اپنے گھر سے	کمبخت اماموں کے جو نہیں قائل یہ فرقہ ناجی میں نہیں ہیں داخل

وہابیوں کو تمام علماء اسلام نے اہل ضلالت میں شمار کیا ہے اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں پیرو ان کے شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے خروج کرکے حرمین شریفین پر چڑھائی کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنے گھر میں اور اپنے نبی کے گھر میں رہنے نہ دیا بلکہ وہاں سے اونکو نکالدیا اگر وہ راہ راست پر فرقہ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ناجیہ میں ہوتے تو کبھی اللہ تعالی اُنکو اپنے اور اپنے نبی کے گھر سے نہ نکالتا اور غیرو نکو وہاں رہنے نہ دیتا مگر یہ بات ایک بداہتی عقل سلیم کے خلاف ہے کہ اللہ تعالی اپنے دشمنو نکو اپنے گھر میں رہنے دے اور اپنے دوستوں کو اپنے گھر سے نکالدے پس جب بیت اللہ اور بیت النبی میں صرف مقلدین رہتے ہیں اور غیر مقلدین وغیرہ وہاں رہنے نہیں پاتے اور نکالدیئے جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ اہل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مذہب حق پر ہیں اور اُن میں وہاں رہنے کی صلاحیت ہے اور غیر مقلدین وغیرہ مذہب حق پر نہیں ہیں اور وہاں رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اسلیئے اللہ تعالی اُنکو وہاں رہنے نہیں دیتا اور وہاں سے نکال دیتا ہے ؛

ردیف میم

ایمان کا نہیں ہے قلب میں اُنکے مقام	ہے صرف زباں پہ اُنکے اللہ کا نام
گستاخ نہیں ہیں شک کہ وہابی ہیں	مصداق حدیث سُفہاءُ الاحلام

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الاسنان سفہاء الاحلام یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ اَلْحَدِیْث مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی آخر زمانہ میں ایک قوم کم سن کم عقل زباں زد ہوگا اُنکے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی بغیر حدیث کے کلام نکرینگے) پڑھینگے قرآن کو نہ اُترے گا اُنکے حلق سے نیچے (یعنی قرآن پر حقیقت میں عمل نکرینگے) بہاگینگے دین سے جیسے تیر بہاگتا ہے کمان سے اب جو شخص وہابیوں کے قول و فعل کو بنظر غور دیکھیگا وہ صاف سمجھ جائیگا کہ وہابی حدیث مذکور کے مصداق ہیں

وہابی ہے ایک فرقہ نافرجام	دیتا ہے اماموں کو ہمیشہ دشنام

کیا فسق میں اُس کے ایک کو ہو کلام ۔۔۔ فاسق ہے وہ بیشک جو کرے سب امام

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سباب المسلم فسوق یعنی سب مسلم فسوق ہے انتہے پس جو شخص سب امام کریگا بطریق اولی فاسق ہوگا یہ حدیث تیسیر میں ہے

محمود ہے گفتار سواد اعظم + ۔۔۔ سنجیدہ ہے رفتار سواد اعظم +
فی النار گریگا بے یقین اے ناسخ ۔۔۔ وہابی کو انکار سواد اعظم

حدیث سواد اعظم الف کی ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی +

معصوم جو ہیں نبی نہیں یہ معلوم ۔۔۔ وہابی کا ہے عقیدہ از حد مذموم +
کہتا ہے کہ انبیاء جو گذرے ہیں تمام ۔۔۔ احکام میں دین کے نہیں ہیں معصوم

کتاب رد تقلید بکتاب المجید تصنیف مولوی محمد حسین خاں مہر کردہ مولوی نذیر حسین میں مصنف اُسکے انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ احکام دین میں بھول چوک کے قائل ہوئے ہیں حالانکہ انبیاء علیہم السلام تبلیغ احکام دین میں معصوم ہیں +

اٹھارہ کروڑ ہیں کل اہل اسلام ۔۔۔ ہیں چودہ کروڑ تابع حکم امام
ہیں چار کروڑ میں بہتر فرقے ۔۔۔ نادان کو اب ہوا سواد اعظم میں کلام

عقلائی زمان نے جو مردم شماری کی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان میں اٹھارہ کروڑ مسلمان ہیں اُن میں چودہ کروڑ مقلدین ائمہ اربعہ ہیں باقی چار کروڑ میں اسلام کے اور بہتر فرقے ہیں اس مردم شماری سے بھی اہل سنت وجماعت یعنی مقلدین جو مصداق حدیث سواد الاعظم کے ہیں یہی ثابت ہوتا ہے اور حدیث سواد اعظم ردیف الف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی +

وہابی ہے ایک فرقہ بدانجام ۔۔۔ ہوویگا ضرور اُن کا جہنم میں مقام
اب کسکو ہوا سکے کفر والحاد میں شک ۔۔۔ تقلید کو کہتا ہے یہ شرک اور حرام

ظفر مبین تصنیف محی الدین جاٹ نومسلم اور اور کتب مصنفہ وہابیان میں تقلید کو

شرک اور حرام لکھا ہے اور ایمہ دین و اولیاء اللہ و علماء اسلام کو جو مقلد تھے کافر اور مشرک کہا پس اس فرقہ کے کفر و الحاد میں کیا شک کہ قرآن و حدیث سے تقلید کا ثبوت ہوتا ہے چنانچہ جس آیت سے تقلید نکلتی ہے وہ آیت دال کی ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں اور جس حدیث سے تقلید نکلتی ہے وہ حدیث الف کے ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی ۔

اعلے ہے امام ابو حنیفہ کا مقام	برحق وہ امام تھے نہیں اسمیں کلام
شارح بخاری اور مسلم دونوں	سن لیجئے ہیں بالواسطہ شاگرد امام

مرقات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ امام مالک اور امام محمد رحمہم اللہ تعالی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی امام مالک صاحب و امام محمد صاحب کے شاگرد ہیں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی صاحب کے شاگرد ہیں اور امام محمد ابن اسمعیل بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما امام احمد صاحب کے شاگرد ہیں پس یہ دونوں بزرگ بالواسطہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں ہیں اور اسی لئے امام اعظم کو ابو الایمہ لکھا ہے ۔

وہابی سے ہووے مرد کو نفرت تام	خوش ہو کے مخنث اُسے ٹھہرائیں امام
عورت کو ہو رشک جب کہے وہابی	مردوں پہ فقط سونے کا زیور ہی حرام

طریقہ محمدیہ و فتح المغیث میں لکھا ہے کہ مرد پر سونے کا زیور حرام ہے اور چیزوں کا پس اس سے ظاہر ہے کہ مرد کو سوائے سونے کے چاندی وغیرہ کا زیور پہننا درست ہے اور جب وہابیوں کو چاندی وغیرہ کا زیور پہننا درست ہوا تو ضرور وہ لوگ پہنتے ہونگے پس بیشک مردوں کو اُنسے نفرت کلی ہوگی کہ مرد ہو کر عورتوں کی صورت بناتے ہیں اور مخنث وہابی سے خوش ہونگے کہ وہابی اُنکی جنس میں شامل ہوا اور وہ لوگ وہابی کو اپنا امام بنائینگے کہ کیا عمدہ اجتہاد کیا ہے اور عورتوں کو بیشک رشک ہوگا کہ اُنکی حقوق میں

وہابی شریک ہوگیا +

ردیف نون

سنت سے اگر کچھ تجھے انکار نہیں ۔۔۔ اجماع پھر کس لئے اقرار نہیں
دوزخ میں چلا جائیگا اے وہابی ۔۔۔ معلوم حدیث شذّ فی النّار نہیں

یہ حدیث الف کی ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی +

ہے نجد میں خاص شیخ نجدی کا مکان ۔۔۔ وہابی تمام آپہ لائے ایمان
اور نجد کے حال میں نبی نے ناخ + ۔۔۔ فرمایا بِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطَانْ

صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یعنے ملک نجد میں زلزلہ اور فتنہ اٹھیں گے اور اُس سے نکلے گی اُمت شیطان کی انتہی اور اس سے کسیکو انکار ہو نہیں سکتا کہ مطابق اس پیشین گوئی کے بارہ سو برس کے بعد گروہ وہابی پیرو محمد بن عبدالوہاب نجدی نجد سے نکلا اور ہزاروں طرح کے فتنے برپا کئے جنکا حال تفصیلی تاریخوں میں مندرج ہے ساتھ اسکے اُمت شیطان اپنے عقیدہ فاسد سے توبہ نہیں کرتے

وہابیوں نے نیا نکالا مضمون ۔۔۔ کہتے ہیں امام کو برا ہے یہ جنون
جو شخص امام کو ضرر پہنچائے ۔۔۔ نساخ وہ بے شبہ و شک ہے ملعون

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا یعنے ملعون ہے جس نے ضرر پہنچایا مومن کو تاتتے پس جس نے برا کہکے امام کو ضرر پہنچایا وہ بیشک بطریق اولی ملعون ہے یہ حدیث تیسیر میں ہے اور وہابیوں کی تمام کتابوں میں ائمہ اربعہ کو برا بھلا کہا ہے خصوصًا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی کو +

ہے بات عجب مذہب وہابی میں ۔۔۔ بول اٹھتا ہے جو آتا ہے اسکے جی میں
وہابی بھی رافضی ہے جو کہتا ہے ۔۔۔ رجعت ہوگی زمانہ مہدی میں

دراسات اللبیب تصنیف ملا معین میں لکھا ہی کہ جو لوگ بغیر حاصل کرنے ملاقات حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے انکی محبت میں مر گئے ہیں وہ بحکم خدا تعالی قبل قیامت کو زندہ ہونگے انسے مستفید ہونگے اس سے معلوم ہوا کہ وہابی بھی مثل رافضی رجعت کے قائل ہیں حالانکہ مسئلہ رجعت مردود ہے

وہابیوں کو تو خوب پہچانتے ہیں ۔ جیسا ہی عقیدہ انکا ہم جانتے ہیں
کب قول امام وتابعی یہ مانیں ۔ اصحاب کا قول یہ نہیں مانتے ہیں

بلاغ المبین میں لکھا ہی کہ قول صحابی کا حجت نہیں اس رباعی کے متعلق اور باتیں الف کی ردیف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئیں ۞

ردیف ہائی ہوز

وہابی ہوا اجماع سے کیونکر آگاہ ۔ اللہ نے کردیا ہے اسکو گمراہ
قرآن سے نکلتی ہے دلیل اجماع ۔ ہی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ قول اللہ

اللہ تعالی فرماتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی ہو تم بہتر امت جو نکالی گئی ہو واسطے لوگوں کے انتہی یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر شرعیت اجماع کے ۞

تو اپنے کو دیکھ اپنی گفتار کو دیکھ ۔ وہابی قیاس کے پھر انکار کو دیکھ
قرآن سے قیاس کی نکلتی ہے دلیل ۔ تو فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ کو دیکھ

یہ آیت فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ یعنے پس عبرت پکڑو ای آنکھوں والی انتہی شرعیت قیاس کی دلیل قاطع ہے ۞

وہابی کا مونہہ ہوگا قیامت میں سیاہ ۔ کہتا ہی جو کثرت عبادت کو گناہ
آیا ہے جو حَتّٰی تَوَرَّمَ قَدَمَاہُ ۔ حضرت کی ہی کثرت عبادت پہ گواہ

محی الدین ہندوی نو مسلم نے ظفر المبین میں لکھا ہی کہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالی ہر شب چھ ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے تو اپنے آپ کو ایک بھاری تکلیف اور مشقت میں ڈال رکھا تھا کہ یہ بدعت ہی خلاصہ یہ کہ کثرت عبادت بدعت ہی حالانکہ بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَقُوْمُ لِیُصَلِّیَ حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاہُ فَیُقَالُ لَہٗ فَیَقُوْلُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنی رسول اللہ صلعم کھڑے رہا کرتے نماز پڑھنے کو یہانتک کہ ورم کر جاتے دونوں قدم آپکے پس کہا جاتا آپ سے پس فرماتے کیا میں بندہ شکر گذار نہوں انتہی اس حدیث سے کثرت عبادت آنحضرت صلعم کی

ثابت ہی ورنہ پاؤں میں ورم ہوتا پاؤں کا ورم کرجانا دلیل بین کثرت عبادت کی ہی ۭ

وہابی کو شیطان نے کیا ہے گمراہ / کہتا ہے کہ کثرت عبادت ہے گناہ
اسلام کا تو دعوی عقیدہ ایسا / لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ظفر مبین میں کثرت عبادت کو بدعت لکھا تفصیل اسکی رباعی مرقوم بالا میں ہی اور نسائی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاہُ یعنی رسول اللہ صلعم نماز پڑہتے تھے یہانتک کہ پاؤں آپکے پہٹ جاتے تھے انتہی اس حدیث سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت عبادت ثابت ہی ورنہ پاؤں کا پہٹ جانا چہ معنی دارد ۭ

تقلید کی وہ راہ ہے اللہ اللہ / اس راہ پہ جو چلا ہوگا گمراہ
ممکن ہی نہیں کہ کوئی بہٹکے اس میں / جنت کیطرف گئی ہے سیدہی یہ راہ

وہابی تو ہیں ایک گروہ گمراہ / پھر دعوی اسلام ہے سبحان اللہ
کرتے ہیں وہ پیروی شیخ نجدی / لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

کوئی ظریف یہ نہ سمجھے کہ شیخ نجدی سے شاعر کی مراد شیطان ہے بلکہ شیخ نجدی سے محمد بن عبدالوہاب نجدی وہابی جسکی تقلید کرتے ہیں مراد ہے ۭ

ہے سنت اصحاب سے انکو اکراہ / نسلخ نہ ہوویں کس لئے وہ گمراہ
چلتے ہیں وہ شیخ نجد کی سنت پر / وہابی کی پھر باری نہ جائے کیوں راہ

وہابی سنت خلفای راشدین افعال واقوال صحابی کو حجت نہیں کہتے اسکی تفصیل ردیف الف میں ایک باعی کے تحت میں لکھی گئی لیکن شیخ نجدی یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی کی سنت پر چلتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں ۭ

ردیف یائی تحتانی

تقریر اگر کیجئے تو آگہ ہے / ورنہ مجھے گفتگو نہیں کچھ سے
وہابی ہو منکر یہ فقاہت نساخ / ثابت ہے حدیث مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ سے

وہابیوں کو علم فقہ سے انکار ہی چنانچہ ترجمان وہابیہ تصنیف نواب صدیق حسن خان میں لکہا ہی کہ سرچشمہ سارے جہوٹے حیلوں اور مکروں کا وہ کان تمام فریب و دغابازیوں کی علم فقہ ورائی ہی اور یہ جاچال ان سب خرابیوں کا فقہا اور مقلدین کی بول چال ہی اور امام شافعی و امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی و بیہقی سے

روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے تروتازہ کرے اللہ تعالیٰ اُس بندہ کو کہ میری کلام کو سنکر یاد رکھے اور نہ بھولے اور پہنچاوے اُسکو اسلیے کہ اکثر اٹھانیوالے حدیث کے فہیم نہیں ہوتے اور اکثر حامل اُسکے ہیں کہ پہنچا دیتے ہیں طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ سمجھدار اُس سے ہوتا ہے انتہی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر اہل حدیث فہیم نہیں ہوتے ہیں اور بغیر فقیہ کے شرع کی باریکیوں کو یعنی شارع کے مقاصد کو غیر فقیہ اچھی طرح سمجھ نہیں سکتا پس اس حدیث سے مجتہد کا ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود حدیث کو خوب اچھی طرح سے سمجھے اور دوسروں کو سمجھاوے

ہے غیر مقلد جو فریق طاغی ✦	ہے مفتری اور مفسد اور ہے لاغی
علامہ شامی نے لکھا ہے ناسخ	وہابی ہے خارجی کی صورت باغی

علامہ شامی نے حاشیہ رد المحتار میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ کے وہابی یعنی عبدالوہاب نجدی کے پیرو مثل خارجیوں کے ہیں اور خارجیوں کا شمار باغیوں میں ہے پس وہابی بھی باغی ہیں اور باغیوں کی جنازے کی نماز پڑھنا نہیں چاہیئے اور حکم خارجیوں کا حکم باغیوں کا ہے اور بعض علما اُن کے کفر کے قائل ہیں ✦

کچھ سوچ جو تجھکو عقل ہے وہابی	انکار قیاس تا بکی وہابی ✦
مروی جو حدیث ابن عباس سے ہے	ثابت ہے قیاس اُس سے اے وہابی

بخاری و مسلم میں روایت ہے وعن ابن عباس قال اتی رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اُنہوں نے ایک شخص رسول اللہ صلعم کے حضور میں آیا پس کہا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ مر گئی پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر اُس پر قرض ہوتا کیا تو ادا کرتا کہا ہاں فرمایا پس ادا کر دین خدا کا کہ وہ زیادہ مستحق ادا کا ہے انتہی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم نے اُس شخص کو بطور قیاس کے سمجھایا اور اس حدیث سے قیاس بخوبی ثابت ہو گیا ✦

اجماع میں بحث کیا بھلا نادان سے	وہابی لامذہب بے ایمان سے
اجماع کا منکر جو ہے وہ کافر ہے	اجماع ہے ثابت آیت قرآن سے

یہ آیت بھی دلیل اجماع وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ
اسیطرح سے کیا ہے تمکو اُمت بیچ کی یعنی بہتر تو کہ تم ہو گواہ اوپر لوگوں کے ۔

وہابی جو ہو درست ناممکن ہے	ابتک وہ رہ راست پہ کیا ممکن ہے
وہابیوں کا ہے یہ عقیدہ گستاخ	اللہ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے

کتاب صیانۃ الایمان تصنیف مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر حسین میں لکھا ہے کہ اللہ پاک کا جھوٹ بولنا ممکن ہے ۔

وہابی ہے مجسم ایک بے ادبی	وہابی ہے دشمن رسولِ عربی
وہابی پہ لعنت ہے کہ وہ کہتا ہے	ناجائز ہے زیارت قبر نبی

اس رباعی کی تفصیل مع آیت و حدیث ردیف الف میں ایک رباعی کے تحت میں لکھی گئی

مولی سے غرض ہے اُن کو نے عقبی سے	وہابیوں کو کام ہے تو غوغا سے
گستاخ فضیلت امام اعظم	ثابت ہے حدیث زینۃ الدنیا سے

خیرات الحسان فی مناقب النعمان میں ہے وَمِمَّا یَصْلُحُ لِلْاِسْتِدْلَالِ بِہٖ عَلٰی عِظَمِ شَانِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَا رُوِیَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُرْفَعُ زِیْنَۃُ الدُّنْیَا سَنَۃَ خَمْسِیْنَ وَمِائَۃٍ یعنی اُس چیز سے جو صلاحیت استدلال کی اوپر عظمت شان امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے رکھتی ہی وہ حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہی رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا آپنے اُٹھالیجائیگی زینت دنیا کی سن ڈیڑہ سو (۱۵۰) میں انتہی اور اُسی سال میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا انتقال ہوا ہی اور اُس سال میں کوئی ایسا واقعہ ہوسکے نہیں ہوا جسپر اس حدیث کا اطلاق

بھوپالی وای دہلوی و پنجابی	ای نجدی و سوہکری و سقلابی
حضرت نے جو فرمایا ہے بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ	مصداق ہے اُسکا عمل وہابی

صحیح مسلم میں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی ہٰذِہٖ مَرَّۃً وَاِلٰی ہٰذِہٖ مَرَّۃً
یعنی عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ منافق کی شکل مثل اُس بکری کے ہے جو دو گلوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس ریوڑ میں جا ملتی ہی اور کبھی اس ریوڑ میں

جانتی ہے انتہی اور وہابیوں کا بھی یہی حال ہے کہ کبھی حنفی مذہب کے بعض مسائل پر عمل کرتے ہیں اور کبھی شافعی مذہب کے بعض مسائل پر عمل کرتے ہیں اور جب حرمین میں جاتے ہیں تو کبھی اپنے کو حنفی کہتے ہیں اور کبھی شافعی کہتے ہیں اور جب وہاں سے پھر کر آتے ہیں تو کبھی اپنے کو وہابی کبھی محمدی کبھی اور کچھ کہتے ہیں غرض وہابی حدیث مذکور بالا کی پوری مصداق ہیں

تقلید کا منکر جو ہے وہ کافر ہے — اسلام کے دایرے ہی سے باہر ہے
تقلید کا منکر نہیں لیکن گمراہ — تقلید رہ سنت پیغمبر ہے

جس آیت سے تقلید ثابت ہوتی ہے وہ آیت ردیف دال میں یک رباعی کے تحت میں لکھی گئی اور وہابی منکر تقلید ہیں پس وہ آیت مذکورہ کے منکر ہوتے ہیں اور منکر آیت قرآنی کا فر ہی اور مجتہدین نے جو مسائل کتاب و سنت و آثار صحابہ سے استنباط کئے ہیں انہی لوگ ان مسائل سے انکار کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنیکو یعنی تقلید کو منع کرتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہابی شریعت سے انکار کرتے ہیں اور منکر شریعت کا فر ہے اور عقاید اس فرقہ ضال مضل کے ایسے ہیں کہ علماء اسلام میں سے ان کو بعض نے اہل سنت و جماعت سے خارج کیا ہے اور بعض نے رافضی اور بعض نے خارجی اور بعض نے معتزلہ اور بعض نے قدریہ بعض نے جبریہ بعض نے مرجیہ بعض نے جہمیہ بعض نے اہل فسق بعض نے اہل بدع بعض نے اہل ہوا بعض نے اہل نار بعض نے زندیق بعض نے مرتد بعض نے کافر کہا ہے ؛

وہابیوں کی بات سے یہ پیدا ہے — ناسخ جنوں ہے انکو یا سودا ہے
کہتے ہیں نہیں بیعت تو یہ جایز — اللہ بما عاہد فرماتا ہے

اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اُس کو جس پر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اُس کو بڑا ثواب عنایت کریگا انتہی اس آیت سے ایک بات یہ ثابت ہوئی ہے کہ جو لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے تھے وہ حلاے

بیعت کرتے تھے یعنی رسول اللہ صلعم اللہ تعالی کے نایب ہوکر بیعت لیتے تھے پس اگر کوئی
شخص کسی ہادی طریقت یا عالم شریعت سے کہ وارث انبیا و نایب رسول اللہ علیہم السلام
ہیں بیعت توبہ کرے تو اُس کی وہ بیعت گویا خدا اور رسول سے بیعت ہوگی کیونکہ جیسا
رسول اللہ صلعم اللہ تعالی کے نایب ہوکر بیعت لیتے تھے یہ لوگ بھی رسول اللہ صلعم کے
نائب ہوکر بیعت لیتے ہیں دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہی کہ اس آیت میں جو عہد و پیمان
انکا ذکر ہے اُس سے مراد نہیں ہے مگر یہ کہ بیعت کرنیوالا امر شرعیہ کو بجالائیگا اور معاصی
سے پرہیز کریگا اور پیروں سے جو مرید لوگ بیعت توبہ کرتے ہیں اُس کی بھی وہی مراد ہی
یعنی احکام شریعہ کے بجالانیکا اور نواہی سے اعراض کرنیکا عہد و پیمان کرتے ہیں پس اس
آیت سے تعمیم بیعت بخوبی ثابت ہوگئی وہابی لوگ کہتے ہیں کہ سوے بیعت خلافت کے سب طرح
کی بیعتیں متروک ہوگئی تہیں لیکن احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے کہ آنحضرت صلعم نے
کبھی ارکان اسلام یعنی نماز و روزہ و حج و زکوۃ پر کبھی ہجرت پر کبھی اور امور پر بیعت لی
تھی ان احادیث کی نسبت وہابی لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیعتیں قبل ہجرت کے تہیں لیکن معرکۂ
کفار میں ثبات و قرار پر جو بیعت ہوئی تھی وہ اور بیعت جہاد بعد ہجرت کے ہوئی تھی
کیونکہ جہاد بعد ہجرت کے فرض ہوا تھا اور بخاری و مسلم کی حدیث سے صاف معلوم ہوتا
ہے کہ عورتوں سے بیعت لینے کے بعد یعنی صلح حدیبیہ کے بعد جو سن چھہ ہجری میں واقع
ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے شرک اور چوری اور زنا نکرنے کی اور
عورات کو نہ مارنے کی اور کسی پر بہتان نکرنے کی اور خلاف حکم رسول نہ چلنے کی بیعت لی
تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل ہجرت بعد ہجرت بیعت
لی ہے اور بخاری میں ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو بیعت کے
وقت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جو عشرہ مبشرہ میں ہیں یہ کہا اُبَایِعُكَ عَلٰی سُنَّةِ
اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهٖ [illegible] تیری بیعت
کرتا ہوں کتاب خدا و سنت رسول اللہ اور طریقہ شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر سو اسی بیعت سے ظاہر ہے کہ یہ بیعت تقوی تھی

خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمیں داخل تہا ہے ثابت ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ مقرر ہونے کے
وقت تک بیعت تقوی جاری تہی اور خلفاء بنی امیہ و خلفاء بنی عباس کے خلافت کے اکثر زمانہ میں
بیعت تقوی و بیعت اسلام جاری نہ تہی اور اُس زمانہ کے مشائخ نے کبہی بیعت توبہ اس عذر سے
نہیں لی کہ اگر وہ کہلے طور پر لوگوں سے بیعت توبہ لیتے تو خلیفہ کو بیعت خلافت کا گمان ہوتا اور اندیشہ
فتنہ و فساد کا بلکہ مشائخ کی جان کا خوف تہا اور بعد ازان جب وہ خوف جاتا رہا اور مشائخ نے بیعت
توبہ کو جاری کیا تو یہ بیعت ناجایز کیوں ہونے لگی کیونکہ بیعت اسلام و بیعت تقوی جنکا سنت ہونا
اوپر کی تحریر سے ثابت ہو چکا اگر کسی عذر سے کچھ روزوں جاری نہ رہی اور بعد ازاں جاری ہوئی
تو کیا وہ سنت نہو گی ضرور ہو گی چنانچہ اس ملک ہندوستان میں بہت سے ہندو راجا اور تعلقدار
اور زمیندار اپنے علاقہ میں مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے نہیں دیتے کوئی گائے ذبح کرتا ہے تو اسکو ستاتے ہیں
بلکہ بعض مقام میں مار ڈالتے ہیں پس ایسے حال میں اگر اُنکی مسلمان رعایا بخوف جان و آزار گائے ذبح نکرے
اور گائے کا گوشت نکہائیں اور بعد ازاں وہ علاقہ کسی طرح سے منتقل ہو کر کسی مسلمان یا انگریز کے
قبضہ میں آجائے اور مسلمانونکو گائے ذبح کرنیکا موقع ملے اور وہ گائے ذبح کریں اور کہائیں تو کیا گائے
کا ذبح کرنا اور کہانا جو ایک مدت دراز سے موقوف تہا بدعت و حرام ہو گا ہرگز نہیں اور بیعت اسلام
و بیعت تقوی اور بیعت توبہ ایک چیز ہے اور بیعت توبہ کی ممانعت ثابت نہیں ہے پس بیعت توبہ
جو مشائخ لیتے ہیں سنت ہے نہ بدعت مشائخ لوگ کہتے ہیں کہ جسطرح پر اُنکے یہاں بیعت توبہ لیجاتی
ہے اُسیطرح پر اُنکے خاندان میں بیعت توبہ برابر لیجاتی تہی اور اُنکی خاندان کے شجرہ سے بہی ایسا ہی
ظاہر ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب فتنہ و فساد کا خوف تہا تب بہی بیعت توبہ بخوف بادشاہ
ایسے خفیہ طور پر مشائخ صوفیہ میں جاری تہی بعض وہابی کہتے ہیں کہ بیعت لینے والیکا نام پیر اور
بیعت کرنے والیکا نام مرید رکہنا بدعت ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اسما امور عادیہ سے ہیں اور امور عادیہ
میں بدعت نہیں ہوتی ورنہ نذیر حسین۔ صدیق حسن و محمد حسین و غلام علی و عطا محمد و
محمد یٰسین و حسین خاں و شہود الحق و جہاد و غیرہ نام رکہنا بہی بدعت ہو گا کہ کتاب و سنت سے
ایسے ناموں کا رکہنا ثابت نہیں ہوتا والسلام علی من اتبع الہدی

تقریظ رسالہ نصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین الملقبۃ المعروفۃ بقرع الضالین من جانب

محمد خلیل اللہ المتخلص بالخلیل السلہتی البہتری مدرس العربیة والفارسیة فی المدرسة السلطانیة الراجشاہیة

الحمد للہ الغفور اللطیف علی الوضیع والشریف والصلوٰۃ والسلام علی خلاصة الموجودات ابی القاسم محمد الذی ہو عند اللہ مبجل ومجد وعلی آلہ العظام الابرار واصحابہ الکرام الاخیار بعدد من صلی وصام ومن قعد وقام

بعد مخفی مباد کہ درین زمان پرشر وافتنان کہ از یک طرف وہابیان ناخلف سر بغلو وطغیان بر آوردند واز طرف دیگر مبتدعین واہل ہوا عوام کالانعام را در تیہ ضلالت سرگردان وہائم کردہ ابلغ الفصحا افصح البلغا سرگروہ شعرائے زمان سردفتر نازک خیالان دوران حامی شریعت غرا حافظ ملت بیضا عالی جناب مولائی ومخدومی مطاعی ومکرمی حضرت مولانا ابو محمد عبد الغفور خان بہادر متخلص بنساخ ما زالت شمائل فیضانہ ظاہرة واسطار افضالہ ہاطلة کہ ذات صافی صفاتش جواہر زواہر علوم کسبیہ کافی ست واسم سامی ہمایش کالبدر فنون وہبیہ راجانی رسالہ مسماة بنصرة المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین الملقبة بتقریع الضالین ترتیب دادہ کہ اسم با مسمی ست فی الواقع رسالۂ مذکورہ بابی زبان مسلمین ناصح ست وخوار کنندہ غیر مقلدان ناردین - رباعیات پر مضمونش خالی از تعصب وعناد ست مملو از دلائل قاطعہ وشواہد ساطعہ شرحش پر از آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ است ومشحون از آثار اصحاب عظام واقوال علمای اعلام اگر در ہر سا مم زبانی ودر ہر موہم لسانی بر آید عشر عشیر توصیف کتاب وصاحب کتاب از قسم محالات خواہد بود واظہار شئے نمونہ از خروارش من قبیل ممتنعات ازین رہگذر ازان عطف عنان کردہ برین چند اشعار اقتصار می کنم - وہزار زبان را با صد عجز وفروماندگی بدین نغمہ داستان سرامی نمایم - وہی ہذہ

حضرت نساخ نوشتہ کتابی لاجواب	انتصار الحق بباید داد مر آنرا خطاب
حق ازان گشتہ قوی باطل شدہ یکسر نزار	یعنی جاء الحق ازو گشتہ خیلی آشکار
گشتہ منسوخ از کلامش کیش نجدی و ذلیل	آمد اینک معنی نساخ وز دین خلیل
زین سبب [illegible] نجدی را ازبس	خرد [illegible] و گردانید قفس

اللہم اجعل ہذہ الرسالة لا یبقة مقبول [illegible] الخواص والعوام وصفا ولہ حسن الذنام - الی قیام الساعة وساعة القیام

آمین ثم آمین

تقریظ عالم باعمل فاضل اجل مقرب بارگاه ایزد منان جناب حاجی مولوی غلام سبحان صاحب صدیقی مدرس عربی وفارسی بهره ڈہاکہ کالج۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد جناب مولوی عبد الغفور خانصاحب بہادر متخلص بہ نساخ رباعیاتی چند در بارہ سوء عقاید ومکاید فرقہ ضالہ وہابیہ کہ خود را محمدیہ واہل حدیث میگویانند نوشتہ الحق داد حق گوئی دادہ اند وفقیر حقیر را نیز در شہر کلکتہ وڈہاکہ اتفاق صحبت باین فرقہ گمراہ بسیار افتادہ آنچہ از اقوال وعقاید ومکاید ایشان آگہی داشتم مطابق آن مضامین رباعیات مولوی صاحب ممدوح را یافتم اللہ تعالی جل شانہ ایشانرا جزای خیر بدارین دہاد وجملہ مسلمانانرا از آن نفع بخشاد آمین ثم آمین یارب العالمین

غلام سبحان۔

تقریظ عالم لوذعی سمی ذبیح خلیل جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

الحمد للہ علی جلال ذاتہ وکمال صفاتہ وکبریائہ والشکر لہ علی جزیل مواہبہ وسوابغ آلائہ ونعمائہ والصلوۃ والسلام علی محمد خاتم رسلہ وانبیائہ وعلی آلہ واصحابہ الباذلین جہدہم فی نصرۃ الدین واعلائہ ابتغاء مرضاۃ من ربہم ومغفرۃ یوم لقائہ اما بعد ان دنون کہ وہابیہ کا ہر طرف غلبہ اور روز بروز اکثر شہرون اور دیہات مین عوام مین انکا فتنہ وشور ہے ائمہ اربعہ رح کی تقلید کو شرک اور بدعت جانتے ہین لیکن

اپنے سرگردہ کی تقلید سے سرمو منحرف نہین ہوتی ہین اونکو بلباس اصحاب حدیث
ظاہر کرتے ہین لیکن درپردہ بعض عقاید مین اہل اہوا مثل روافض و خوارج
وغیرہم کے ساتھ موافق ہوتے ہین عالیجناب فضائل و کمالات مآب مولوی عبد الغفور
خانصاحب بہادر نے ایک رسالہ ملقب بہ نصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین تالیف فرمایا اور
اونکی عقاید اور اقوال کو براہین قطعیہ باطل اور مردود کیا الحق وہ رسالہ اس طایفہ
کی سرکوبی کیلئے درہ عمری ہے اور اونکی صف شکنی کے واسطے سیف خالدی اور
حملہ حیدری ہے اللہ تعالی جماعت مقلدین کو اس رسالہ سے نفع پہنچاوے اور جناب
مولف کو اجر جزیل و جزاء خیر مرحمت فرماوے آمین یا رب العالمین العاجز
الذلیل محمد اسمعیل ختم اللہ لہ بالحسنے۔

از مقربے گاہ رب کریم جناب مولوی عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

اوان انبساط حق پرستان زمن آمد — کہ رد گفتگوی باطل اہل فتن آمد
کمال مولوی عبد الغفور خان بہادر مین — کہ گر گفت او دلہا بیان را شکن آمد
بحمد اللہ کتاب نصرۃ المسلمین او — ضلالت پیشگان را ہمچو مہر بر دہن آمد
لطافت ہستیم و تلخی چہ گویم من بتشبیہش — جواب تلخ مثل قند شیرین سخن آمد
برعنای نقش کے رسد گفتار دیگر کس — کہ در دل رستگان دہر چون سرو چمن آمد
بنازم نعمت حق را کہ از سعی مولف دان — سحاب رحمتش بر اہل حق نافع چمن آمد
سخن را ختم می سازم برین یک نکتہ نادر — کہ حق را عمر باقی گشت و باطل در کفن آمد

المنیف الاثیم عبد الرحیم

از عالم بی بدل ادیب عدیم المثل جناب مولوی عبد المنعم صاحب متخلص بہ ذوقی

مدرس عربی وفارسی بہرہ ڈہاکہ کالج -

جہان زشور وشرار شرست مالامال — زشوم بختی اشرار شیعة الدجال

زہر کرانہ روی زمین فتن پیدا است — چنانکہ از رخ کفر است آشکار ضلال

زمین زشورش بدشبان تیرہ درون — چو قلب کافر مرتاب گشت بس بدحال

زتیرہ رای گم کردگان راہ ہدے — جبین روشن اسلام راست چین ملال

زشور فتنۂ وہابیان کذب منش — کہ بر خدا بشمارند صرف کذب محال

جہان چو قلب منافق بہ پیچ وتاب افتاد — زروی دین پیمبر عیان تکدر بال

یکے بہ جبہ تلبیس رہزن سفہا — یکے بہ رایت جہل است قاید جہال

یکے جری است بہ تحریم ما احل اللہ — یکے قوی است بہ تحلیل آنچہ نیست حلال

یکے بتافت سر از مسئلوا زغایت جہل — یکے زامر قم اللیل مستعد جدال

یکے زاسجد الاطفال نیز ناواقف — بقول سنت [illegible] لعلہ الا [illegible]

زچار رکن رکین شریعت غرا — کہ جا [illegible] اند در سماک ہمال

بتافتند حسودان سر از عناد وحسد — چنانکہ زادم [illegible] مرتد بطال

زہر فریق سر ضالین حق نشناس — بہ ہدایت [illegible] راہ ضلال

زکلک حضرت نساخ نسخہ سر زند — کہ نسخ کرد اباطیل شان بہر منوال

گہے بصورت احقاق حق کند تحقیق — کہ ہر طالب حق میکنند اہل کمال

گہے بہ مسلک الزام جاحد منکر — بوانمای حق سطے کند رہ بطال

گہے بلیں دانی ہم [illegible] تفہیم — گہے بصورت تمثیل آرد استدلال

ولیک حیف کہ ا[illegible] دان نفس وہوا — کہ گشتہ اند بجہل بسیط یا بعقال

چو سمع و قلب منافق ز نصح پیغمبر
تو حاکمی و سر تازیانه تو کند
اگر بجای براهین تو تازیانه کشید
ولیک شکر خدا را که نسخهٔ تعزیت
چو خواستگار شدم سال طبع و تصنیفش
بخنده گفت بکوب ادلا سر بدکیش

ز علم حجت و برهان همیشه گشته ملال
همه شده در رد و فتن پایمال استیصال
فساد و فتنه بملک عدم کنی ارسال
برای اهل هوی هست و تازیانه ضلال
ز طبع خاک درست و دو تی پریشان حال
نویس بازیے سال تازیانه ضلال

۱۳۰۵
۲
۱۳۰۳
هجری

از سخن سنج دقیقه گزین نکته فهم سخن آفرین شاعر معنے ایجاد عزیزی جناب
سید محمود صاحب متخلص به آزاد رئیس نامی ڈھاکہ

نوید از نے کلک من در جهان
که این نسخه ناسخ فرخ شیم
زهی نسخه سر کوب اهل ضلال
ازان شد لطیفه ز نو احقاق حق
ندا زاد سالش رقم بر محل

به تقلید یان سعادت نشان
به تردید وهابیان زور رقم
چه ناسخ سر خیل اهل کمال
و زین سینه گمرهان است شق
قلم رد وهابیان دغل

۱۳۰۳
هجری